روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

ہفتہ 20- جنوری 2001ء - 24 شوال 1421 ہجری - 20- صلح 1380 ھش جلد 51-86 نمبر 18

خدائی قدرت کا نظارہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسریٰ ایران کو دعوت اسلام کے لئے خط لکھا تو اس نے خط پھاڑ دیا اور حضورؐ کی گرفتاری کے لئے یمن کے گورنر کے ذریعہ دو سپاہی بھجوا دیئے- حضورؐ نے صبح کے وقت ان سے فرمایا کہ اپنے آقا سے جا کر کہہ دو کہ میرے خدا نے اس کے خدا کو آج رات قتل کر دیا ہے یہ وہی رات تھی جب کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا-

(تاریخ طبری جلد2 ص 296 تاریخ الخمیس جلد2 ص36)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اب ظاہر ہے کہ سورج کے ان چار تغیر کے مقابل خدا تعالیٰ کے بھی چار تغیر پائے جاتے ہیں- پس اس میں کلام کی جگہ نہیں کہ جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں- وہ روحانی اور ابدی طور پر خدا تعالیٰ میں موجود ہیں- اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی ہم پر کھول دیا ہے کہ سورج وغیرہ بذات خود کچھ چیز نہیں ہیں- یہ اسی کی طاقت زبردست ہے- جو پردہ میں ہر ایک کام کر رہی ہے- وہی ہے جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے- جیسا کہ وہ تاریک دلوں میں خود داخل ہو کر ان کو منور کر دیتا ہے- اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے- وہی ہے جو اپنی طاقتوں پر سورج کا پردہ ڈال کر دن کو ایک عظیم الشان روشنی کا مظہر بنا دیتا ہے- اور مختلف فصلوں میں مختلف اپنے کام ظاہر کرتا ہے- اسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور پیاسوں کو سیراب کر دیتی ہے- اسی کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے- اور ہوا میں ہو کر دم کو تازہ کرتی اور پھولوں کو شگفتہ کرتی اور بادلوں کو اٹھاتی اور آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہے- یہ اسی کی طاقت ہے کہ زمین کی شکل میں مجسم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اٹھا رہی ہے- مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟ نہیں بلکہ مخلوق- مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے- اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے- مگر قلم نہیں لکھتی- بلکہ ہاتھ لکھتا ہے- یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑا جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل بن گیا ہے- ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے- اور روشنی بھی دیتا ہے- مگر دراصل وہ صفات اس کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں- اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے- یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں- خدا کے نام ہیں- اور خدا کی صفات ہیں- اور خدا کی طاقت ہے- جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے- اور یہ سب ابتداء میں اسی کے کلمے تھے- جو اس کی قدرت نے ان کو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا-

(نسیم دعوت- روحانی خزائن جلد 19 ص 423)

"سیمینار" آگاہی صحت عامہ

Public Health Awareness

○ آگاہی صحت عامہ کے لئے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیمینارز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس سلسلے کا تیسرا سیمینار مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب 29- جنوری 2001ء بروز پیر شام 6 بجے (بعد نماز مغرب) سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں Conduct کریں گے- سیمینار کا موضوع ہے- آپ اور آپ کا جسمانی نظام متحرکہ (You and Your Mobility) سیمینار کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ ہو گا جس میں آدھا گھنٹہ ڈاکٹر صاحب موصوف خواتین و حضرات کے سوالات کے جوابات دیں گے-

جو خواتین و حضرات اس سے مستفید ہونا چاہیں وہ فضل عمر ہسپتال میں اپنا نام رجسٹر کروا لیں تاکہ دعوت نامے جاری کئے جا سکیں- چونکہ جگہ محدود ہے اس لئے داخلہ صرف دعوت نامہ کے ذریعہ ہو گا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

○ "اورینٹ ڈاکٹر عبدالقدیر خان سائنس ایوارڈ" کی تقریب وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مورخہ 12-9-2000ء کو منعقد ہوئی - جس میں مختلف یونیورسٹیوں سے ایم ایس سی کے امتحانات میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) معین الدین حیدر نے گولڈ میڈل تقسیم کئے-

مکرم نعیم احمد خاں صاحب ابن مکرم محمد معین اختر صاحب (کارکن وکالت مال اول) کو بھی اسی تقریب میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 142)

سیدنا حضرت مسیح موعود کے رقم فرمودہ مکتوبات لاتعداد نکات معرفت کا دائمی خزانہ اور تصوف و روحانیت کا غیر محدود سمندر ہیں آج کی اشاعت میں بطور نمونہ حضرت اقدس کے تین مکاتیب سپرد قرطاس کئے جاتے ہیں یہ تینوں مبارک خطوط اخبار الحکم 28 مئی 1925ء میں شائع ہوئے۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیروی کے نام

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ دنیا جائے حزن و مصیبت و غم ہے نہ ایک کے لئے بلکہ سب کے لئے جس کے ابتداء میں طفلی و بیچارگی اور آخر میں پیرانہ سالی و شخوخیت (اگر عمر طبعی تک نہ پہنچی) اور سب سے آخر موت (بانگ بر آمد فلاں نہ ماند) اس میں پوری پوری خوشی و راحت کا طلب کرنا غلطی ہے۔ رابعہ بصری کا قول ہے کہ میں نے اپنے لئے یہ اصول

مقرر کر رکھا ہے کہ اصل حصہ دنیا میں میرے لئے غم و مصیبت ہے اور اگر کبھی خوشی پہنچ جائے تو یہ ایک زائد امر ہے جس کو میں

اپنا حق نہیں سمجھتی تو مومن کو مرد میدان بن کر اس دار فانی سے تلخیاں و ترشیاں سب اٹھانی چاہئیں۔ ہمارا وجود اپنا اور اماموں سے کچھ انوکھا نہیں بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ لذت و انس و شوق و راحت طلب الٰہی میں تب ہی محسوس ہوتی ہے کہ جب

صابر ہو کر یہ کہیں کہ میں ننگا آیا اور ننگا ہی آیا اور ننگا ہی جاؤں گا۔

حضرت سید محمد عسکری خاں رئیس کڑا ضلع الہ آباد سابق اکسٹرا اسسٹنٹ و مدار المہام ریاست بھوپال کے نام

(بیعت 23 جنوری 1890ء)

"میری زندگی صرف احیاء دین کے لئے ہے اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلی منہ نہ پھیر لیں ایمان کا بچاؤ نہیں۔ راحت و رنج گزرنے والی چیزیں ہیں اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت و رنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی میں راحت پائیں گے۔ بہشت انہی کی وراثت ہے جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذات عیش و عشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔ دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج و راحت کیا چیز ہیں جس کو آخری خوشحالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو بانشراح صدر اٹھائے اور اس ناپاک گھر کی عزت اور ذلت کو کچھ چیز نہ سمجھے

یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس غم سے غمگین اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

والسلام 7/ فروری 1887ء"

حضرت میاں نور محمد صاحب کے نام

محبی مخلصی میاں نور محمد صاحب سلمہ'۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ میں نے آپ کے وہ تمام خط سنے جو آپ نے بدست ماموں شاہ صاحب بنام مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیجے تھے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت اخلاص اور محبت اور جوش عطا کیا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دن بدن اس میں ترقی بخشے اور اپنی مرضی کی راہوں میں کامل کرے۔ آمین۔ اور میری یہ حالت ہے کہ جس طرح ایک چرواہا اپنی بکریوں کو محبت اور ہمدردی سے چراتا ہے کہ اگر کوئی بکری لنگڑی ہو یا ابھی بچہ ہو تو رحم سے ایسا انتظام کرتا ہے کہ وہ ہمسایہ خاص بلکہ بسا اوقات اپنے کاندھے پر اٹھا لیتا ہے۔ اگر دو بکریاں لڑیں تو کوشش کرتا ہے کہ لڑائی سے باز آویں سو ایسا

ہی اپنی جماعت کے لئے میرا خیال ہے چاہئے کہ اچھے بروں پر رحم کریں اور ان کے حق میں دعا کریں کہ وہ بھی نیک اور خاکسار ہو جاویں چاہئے ایک بھائی دوسرے بھائی کا گناہ بخشے۔

والسلام 7/ جنوری 1895ء

(مطبوعہ الحکم 28 مئی 1925ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ: وسیم احمد سروعہ صاحب

جماعت احمدیہ بوسنیا کا دوسرا جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بوسنیا کو مورخہ 23 ستمبر 2000ء کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ Sarajevo کے قریب ایک جگہ Hrasnica میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں سینکڑوں احباب و خواتین نے شرکت کی۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت کو قبل ازیں مختلف ڈیوٹیاں سپرد کی گئیں اور ان کے کام کے متعلق ان کی راہنمائی کر دی گئی۔ امسال اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ تمام ڈیوٹیاں مقامی احمدی احباب نے دیں۔ جلسہ سے قبل خاکسار اور برادرم Ibrahim Besic نے مختلف جگہوں پر دعوت نامے دیئے اور ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔ 23 ستمبر کو 9 بجے کے لگ بھگ مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ جلسہ گاہ کے شروع میں رجسٹریشن کا دفتر تھا جہاں آنے والے مہمانوں کی رجسٹریشن کا انتظام تھا۔ اس کے بعد بک سٹال تھا جہاں مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر موجود تھا۔ جس میں مہمانوں نے خاص طور پر دلچسپی لی پھر مہمانوں کو ناشتہ کروایا گیا۔

صبح کا پہلا اجلاس تلاوت سے شروع ہوا۔ صدارت مکرم مولانا لئیق احمد منیر نے کی۔ نظم کے بعد برادرم Ibrahim Besic نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی امسال جلسہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک خصوصی پیغام بھی موصول ہوا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالباسط صاحب طارق نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر انگلش زبان میں کی جس کا بوسنین زبان میں رواں ترجمہ کیا گیا۔ جلسہ کی دوسری تقریر مکرم Ibrahim Besic صاحب کی تھی۔ پہلے سیشن کی آخری تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان ختم نبوت کی حقیقت تھا۔ دونوں تقاریر بوسنین زبان میں تھیں۔ اس کے بعد کھانے اور نمازوں کا وقفہ ہوا۔

دوسرے اجلاس کا آغاز دو بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد جرمنی سے آنے والے ایک مہمان دوست مکرم نعمان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ جس کا بوسنین زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ پیش کیا گیا۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم مولانا لئیق احمد صاحب منیر نے کی جس کا عنوان "خلافت کی اہمیت" تھا۔ اس کے بعد محترمہ فاہرہ صاحبہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کے موضوع پر تقریر کی جو بوسنین زبان میں تھی۔

آخر میں مکرم و محترم امیر صاحب جرمنی نے خطاب فرمایا انہوں نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور بوسنین لوگوں کی تعریف فرمائی کہ ایک لمبی جنگ کے بعد جب یہاں امن قائم ہوا تو اس کے بعد یہاں کسی قسم کی قانون شکنی نہیں ہوئی جو اس بات کی علامت ہے کہ یہاں کے لوگ امن و امان کو پسند کرتے ہیں اور حقیقی امن کے لئے انہیں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنی چاہیے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جرمنی نے دعا کروائی اور یہ جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے دوران لوگوں نے توجہ سے پروگرام کو سنا۔ تقاریر کے دوران مختلف نظمیں بوسنین زبان میں پیش کی جاتی رہیں۔ جلسہ سے اگلے دن جرمنی سے آنے والے مہمانوں کو جن کی تعداد 19 تھی. سراجیو کے شہر اور گردونواح کی سیر کروائی گئی اور M.T.A کی ٹیم نے ریکارڈنگ بھی کی۔ آخر میں ان تمام احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کام کیا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی اگست۔ ستمبر 2000ء)

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بے تاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے- سالانہ 900 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

مجلس عرفان

منعقدہ 26 نومبر 99ء
مرتبہ: غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

سوال:۔ حضور آپ کے نزدیک اس صدی کی سب سے بڑی ایجاد کیا ہے؟

جواب:۔ اس صدی کی سب سے بڑی ایجادیں تو وہی ہیں جن کے متعلق قرآن کریم کی پیش گوئیاں تھیں یعنی ریل گاڑی' ہوائی جہاز اور سمندری جہاز جو بڑی تیز رفتاری سے چل کر پہاڑوں کی طرح مال اٹھا کے ادھر سے ادھر دوسری طرف لے جاتے ہیں۔ وہ ساری پیش گوئیاں جو قرآن کریم نے آئندہ کے لئے بیان فرمائی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی تشریح فرمائی تھی۔ وہ ساری پیش گوئیاں بڑی شان سے پوری ہو گئی ہیں۔ کوئی ایک ایجاد تو بتانا مشکل ہے۔ لیکن ساری ایجادیں اکٹھی دل کو بہت خوش کرتی ہیں۔

سوال:۔ حضور قرآن کریم میں سمندروں کو ملانے کا ذکر ہے جو نہر سویز اور نہر پانامہ کی شکل میں پورا ہو چکا ہے۔ اسی طرح آسمانوں میں رابطوں کی پیش گوئی ہے۔ جو اب ہوائی جہازوں اور خلائی رابطوں کی شکل میں پوری ہو چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا قرآن مجید میں سمندر کے نیچے راستوں کا بھی ذکر ہے؟

جواب:۔ قرآن کریم کی پیش گوئیاں تلاش کرو تو ل جاتی ہیں۔ کشتیوں کا ذکر بھی ہے۔ ایک آیت میں اشارہ ہے کہ سمندر کے نیچے سواریاں چلتی ہیں۔ یہاں (برطانیہ میں) بھی سمندر کے نیچے سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ جاپان میں بھی سمندر کے نیچے سڑکیں ہیں اور چلتی ہیں۔ غرقاً ہونے کے باوجود وہ سواریاں کھینچتی ہیں۔ اس لئے وہ ذکر موجود ہے۔

سوال:۔ اگر کسی انسان کے اچھے اور برے دونوں اعمال برابر ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھیجے گا یا دوزخ میں؟

جواب:۔ برابر برابر اعمال ہوئے تو جنت میں جائے گا۔ مگر بہتر یہی ہے کہ اچھے اعمال زیادہ کرنے چاہئیں۔

سوال:۔ حضور جب آپ چھوٹے تھے اور پہلی بار قرآن کریم کا دور مکمل کیا تو آپ کی آمین کس نے کروائی تھی؟

جواب:۔ کسی نے نہیں کروائی اور اب یاد کروا دیا ہے تو کسی بچے کے ساتھ اپنی آمین بھی کروا دوں گا۔

سوال:۔ ایک حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ سورہ زلزال آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورۃ الکافرون تہائی قرآن کے برابر ہے۔ سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سورہ زلزال دوبار پڑھ لیں تو قرآن مجید کے ایک دور مکمل کرنے کے برابر ہے اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب:۔ جو درست حدیثیں ہیں ان کے معنی پر غور کرنا چاہئے قرآن کے برابر تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض سورتوں میں خلاصے بیان ہیں قرآن کریم کے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ ہے۔ وہ سارے قرآن پر حاوی ہے۔ اس کے اندر تمام مضامین جو قرآن کریم کے اندر ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس سے نکالے ہیں۔ اسی طرح سورۃ اخلاص' سورۃ الفلق' سورۃ الناس ان میں بھی قرآن کریم کے بعض حصوں کے خلاصے ہیں۔ یہ مراد نہیں کہ یہ تین سورتیں پڑھ لو تو پورا قرآن شریف پڑھ لیا۔ یہ لوگوں نے نفس کے بہانے بنائے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم پورا پڑھنا الگ بات ہے اور قرآن کے مضامین کا خلاصہ بعض سورتوں میں ہونا یہ الگ بات ہے۔ ان مضامین کے خلاصے کا پتہ بھی نہیں لگ سکتا جب تک پورا قرآن شریف نہ پڑھ لو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پورا قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے اور تلاش کرنا چاہئے کہ قرآن کریم کا کہاں کہاں کس کس سورۃ میں تعارف کروایا گیا ہے جہاں ان مضامین کا خلاصہ ہے اور یہ مل سکتا ہے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

سوال:۔ 27 رجب اور 15 شعبان کی راتوں میں سنت رسول سے کیا ثابت ہے ان دونوں راتوں میں رسول کریم ﷺ معمول سے زیادہ عبادت کرتے تھے یا عام معمول کے مطابق؟

جواب:۔ رسول کریم ﷺ کی عبادت کا جہاں جہاں ذکر آتا ہے میں نے بڑے غور سے دیکھا ہے اس میں کسی خاص دن کی عبادت کا ذکر نہیں بلکہ بعض مرتبہ پوری پوری رات آپ اٹھ کر عبادت کیا کرتے اور آپ کے پاؤں بھی متورم ہو جایا کرتے تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سنت پر اگر عمل کرنا ہو تو پورا نہ بھی کھڑا ہو سکیں تو راتوں کا کچھ حصہ کھڑا ہونا ضروری ہے۔

سوال:۔ بعض مرتبہ ہم کوئی خواب دیکھتے ہیں تو اس کی واضح تعبیر سمجھ نہیں آ رہی ہوتی اور سخت گھبراہٹ ہوتی ہے طبیعت میں۔ اس گھبراہٹ کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ مجھے لکھ دیا کریں۔ اکثر تعبیروں کی اللہ کے فضل سے سمجھ آ جاتی ہے خواب و خیال کی جو باتیں ہیں وہ بھی سمجھ آ جاتی ہیں۔ جو سچی خوابیں ہوں ان میں اشارے موجود ہوتے ہیں۔ الاماشاء اللہ خدا کے فضل سے مجھے تعبیر کا کافی محاورہ علم ہے مجھے لکھ دیا کریں آپ کو بتا دوں گا۔

سوال:۔ آپ کی کھانے میں پسندیدہ چیز کون سی ہے؟

جواب:۔ آپ کو بتانا نہیں ورنہ آپ بھجوا دیں گی۔ اصل میں کھانا اچھا پکا ہوا ہو جو بھی ہو وہی اچھی چیز ہوتی ہے۔ بعض لوگ دال بہت اچھی بناتے ہیں کھانا پکانا بھی ایک فن ہے۔ ہر ایک کا کھانے پکانے کا طریقہ علیحدہ علیحدہ ہے۔

سوال:۔ آپ نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا تھا۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم اور درود شریف اگر تہجد میں پڑھنے کی توفیق ملے تو اس میں پڑھیں نہیں تو نوافل میں پڑھیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ نوافل میں کس وقت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔ یہ تو بغیر نوافل کے سارا دن بھی پڑھ سکتے ہیں۔ یہ ایسی دعائیں ہیں جن کے متعلق تعلیم یہ ہے قرآن کریم کی کہ اللہ کا ذکر ہر وقت رہے تو بہت ہی بہتر ہے دن ہو یا رات جب بھی یاد آئے پڑھا کریں اور اگر رات کو اٹھنے کی توفیق ملے تو رات کو اٹھ کے پڑھیں۔ نفل میں بھی پڑھیں اور بغیر نفل کے بھی پڑھیں دن کو چلتے پھرتے بھی پڑھیں۔

سوال:۔ بعض دفعہ انسان سے شادی سے قبل کوئی بڑی غلطی ہو جاتی ہے۔ غلطی کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی پردہ پوشی فرما لیتا ہے۔ کیا اس صورت حال کے بعد جب شادی بیاہ کا معاملہ ہو تو کیا شادی سے پہلے کی باتیں بتانا ضروری ہے؟

جواب:۔ بعض دفعہ توبہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تواب ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہوا ہے کہ توبہ کرو توبہ کرتے وقت نیت صاف ہو پھر جو غلطیاں ہوں تو دوبارہ توبہ کرو۔ تو اگر بار ارادہ توبہ صحیح ہو تو خدا تعالیٰ بار بار بھی بخشتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی ایک دعا ہے۔ خدا کو مخاطب کر کے اردو میں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "اے میرے خدا بار بار میں نے غلطیاں کی ہیں اور بار بار تو نے بخشا ہے" اس پہلو سے امید کا پہلو نمایاں ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو توبہ کرنے والے ہوں ان کی توبہ کے وقت خلوص کا ہونا ضروری ہے بعض دفعہ مزاج کے مطابق ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ کبھی کسی مجلس میں جاتا ہے انسان اور کبھی کسی مجلس میں۔ بری مجلس میں بیٹھے تو طبیعت گناہ کی طرف پھر مائل ہو جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرنا معیوب نہیں ہے۔ بلکہ

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ یہ لکھا ہوا ہے کہ گناہ کا وجود اس لئے بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توابیت ثابت ہو۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو توابیت کس طرح ثابت ہوتی اللہ کی۔ اس مضمون کو مدنظر رکھ کر سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے غلط فہمی یا غلط بیانی شادی کے وقت اگر ہو جائے یعنی بعض دفعہ لڑکی یا لڑکے میں نقص ہوتے ہیں اور ان کو چھپا دیا جاتا ہے لوگ شادی بیاہ کے موقع پر بتاتے نہیں اگر بعد میں یہ باتیں ظاہر ہو جائیں تو اس کا حق ہے کہ طلاق دے دے لڑکی کا یا لڑکے کا دونوں کا حق ہے کہ خلع یا طلاق کے ذریعہ فیصلہ کرلیں اور اس بات کو جج کو ماننا پڑے گا کہ چونکہ غلط بیانی کی گئی تھی اس لئے یہ شادی ناجائز ہے۔ لیکن کئی لوگ معاف بھی کر دیتے ہیں کئی شادیوں کو میں جانتا ہوں کہ غلط فہمی سے بعض مرتبہ باتیں بیان نہیں ہو سکیں۔ جان بوجھ کر یا بھول کر۔ دونوں صورتوں میں جو فریق دوسرا ہے وہ عفو سے کام لیتا ہے' بعض دفعہ اگر کوئی عفو سے کام لے سکتا ہے' بخشش سے کام لے سکتا ہے۔ تو بہت بہتر ہے۔ بچیوں یا لڑکوں سے شادی سے پہلے اگر کوئی غلطیاں ہوئی ہوں تو وہ توبہ کریں اور شادی کے وقت بھی توبہ کریں اس وقت یہ باتیں کھولنا ضروری نہیں ہے۔

سوال:۔ حضور! سب سے پہلا قرآن مجید کہاں موجود ہے؟

جواب:۔ حضرت ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس پورا قرآن کریم محفوظ تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس کی نقول جن کی تعداد 5 سے 9 تک بیان کی جاتی ہے تیار کروا کر مختلف علاقوں میں بھجوا دیں تاکہ ہر طرف پیغام مل جائے۔ تاکہ ہر طرف ایک ہی مصحف کے مطابق سارے لوگ عمل کریں اور قرآن اسی سے آگے پھر لکھا جایا کرے۔ ان مصاحف عثمانی سے دو مصحف اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ یہ دو ہی محفوظ رہ گئے ہیں باقی کا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیا بنا۔ ان میں سے ایک تاشقند میں اور دوسرا استنبول میں موجود ہے۔

تاشقند والے مصحف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ نسخہ ہے جو حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں میں اس وقت تھا جب آپؓ کو شہید کیا گیا۔ اور اس وقت اس نسخے پر آپؓ کے خون کے قطرے گرے ہیں۔ پس نہ صرف یہ کہ یہ مصحف عثمانی ہے بلکہ آپؓ کے خون کے نشان ابھی تک موجود ہیں۔ اس کو مصحف امام کہا جاتا ہے اس پر خلیفہ شہیدؓ کے خون کے قطروں کے نشان کئی جگہ موجود ہیں۔ اکثر روایتوں کے مطابق سب سے زیادہ نشان آیت کریمہ فسیکفیکھم اللہ پر ہیں۔ اب ابن بطوطہ کی بات سنیں وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک نسخہ بصرہ میں دیکھا تھا۔ ابن بطوطہ ایک مشہور مسلمان سیاح ہیں۔ امیر تیمور کے ذریعے یہ نسخہ سمرقند ازبکستان کی لائبریری میں پہنچا۔ 1867ء میں علاقے کے ایک جنرل ابراموف نے اس نسخہ کو ایک سو روبل میں خرید لیا۔ آجکل تو یہ کوئی قیمت ہی نہیں لیکن اس زمانے میں ایک سو روبل میں یہ نسخہ مل گیا۔ اور سمرقند سے تاشقند لے آیا اس نے یہ نسخہ ترکمانستان کے گورنر کاوف من کو تحفتہ دیا۔ اس نے آگے یہ نسخہ تحفہ کے طور پر روسی دارالحکومت سینٹ پیٹر برگ بھجوا دیا جہاں اسے شاہی لائبریری میں رکھا گیا۔ 1905ء میں اس کی پچاس کاپیاں تیار کی گئیں۔ پھر 1917ء کے انقلاب کے بعد لینن نے فیصلہ کیا کہ مصحف عثمانی کا نسخہ دوبارہ مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ بظاہر کمیونسٹ تھا اور خدا کا قائل نہیں تھا۔ اس نے بڑی شرافت دکھائی کہ مصحف عثمانی کو ضائع کرنے کی بجائے مسلمانوں کے سپرد کر دیا یہ اللہ تعالیٰ کا تصرف لگتا ہے کہ اس نے اس وقت یہ فیصلہ کر دیا۔ چنانچہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ یہ اوفا کے مفتی کے حوالے کر دیا گیا۔ لینن نے اس سلسلے میں 9 دسمبر 1917ء کو جو خط لکھا تھا تصدیق کے طور پر وہ بھی موجود ہے۔ 1924ء میں یہ نسخہ دوبارہ تاشقند بھجوا دیا گیا۔ جو بعد ازاں تاشقند سے سمرقند کی مسجد میں رکھا گیا۔ 1941ء میں اسے پھر تاشقند لایا گیا اور ایک عجائب گھر میں محفوظ کیا گیا۔ یہ نسخے تصرف الٰہی سے ادھر ادھر پھرتے رہے ہیں۔ مگر بعینہ وہی ہیں ان میں کوئی تبدیلی خدا تعالیٰ نے نہیں ہونے دی۔ 1989ء میں تاشقند میں وسط ایشیا کے راہنماؤں کا اجلاس ہوا۔ اس موقعہ پر اس نسخہ کو باقاعدہ مذہبی تقریب منعقد کر کے رسمی طور پر مسلمانوں کے حوالے کر دیا گیا۔ اس وقت سے اس مصحف عثمانی کا یہ نسخہ ازبکستان کے شہر تاشقند میں محفوظ ہے۔ یہ وہی خون کے قطروں والا نسخہ ہے۔ کہ اس کی جو فوٹو کاپی کی گئی ہے اس کی زیارت کی جا سکتی ہے 1996ء میں ہمارے (مربی) مکرم آغا یحییٰ خان صاحب نے اس مصحف عثمانی کی کاپی کی زیارت کی تھی اسی طرح ایک اور (مربی) مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب نے بھی زیارت کی انہوں نے بتایا کہ شیشے کی دیواروں میں یہ دکھائی دیتا تھا۔

بعض دوسرے (مربیان) کو بھی اس نسخے کی زیارت کی توفیق ملی۔ اس مصحف عثمانی کے 353 صفحات ہیں۔ ہر صفحہ پر 12 سو حروف ہیں یعنی عین ناپ کے 12'12 سطور کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔ لکھی ہوئی عبارت کا سائز 40X50 سنٹی میٹر ہے صفحہ کا سائز 63x68 سنٹی میٹر ہے۔ کوفی رسم الخط میں یہ نسخہ لکھا گیا ہے۔ عبارت پر کوئی اعراب نہیں زیر زبر وغیرہ نہیں ہے۔ مگر اس زمانہ میں عربوں کو ضرورت ہی نہیں تھی زیر زبر سب کو آتی تھی۔ آجکل زیر زبر کے بغیر ٹھیک پڑھا ہی نہیں جا سکتا۔ اس زمانے میں چونکہ اس کی ضرورت نہیں تھی' اعراب نہیں تھے آیت ختم ہونے پر بھی۔ آجکل ہر آیت ختم ہونے کے بعد گول نشان ڈالتے ہیں اس زمانے میں ایک چھوٹی سی لائن رکھا کرتے تھے جس سے آیت ختم ہونے یا آیت شروع ہونے کا پتہ چل جاتا تھا۔ گول چکر نہیں ڈالا جاتا تھا۔ سورتیں کہاں سے شروع ہوئیں کہاں ختم ہوئیں یہ تو پتہ چلتا ہے لیکن ان کے نام نہیں ہیں سورۃ توبہ کے سوا سب سورتیں بسم اللہ سے شروع ہوتی ہیں۔ ایک سورۃ ختم ہونے کے بعد دوسری سورۃ شروع ہوتی ہے تو بسم اللہ سے شروع ہوتی ہے۔ اس طرح سورتوں کی تفریق کا پتہ لگ جاتا ہے۔ یہ تو تاشقند والے نسخے کی باتیں تھیں۔

اب استنبول والے مصحف عثمانی کے متعلق سن لیجئے۔ صحائف حضرت عثمانؓ میں سے دوسرا نسخہ استنبول ترکی میں ہے۔ یہ حضرت عثمانؓ کے تیار کردہ نسخوں میں سے ایک ہے۔ جو مسجد نبویؐ میں رکھا گیا تھا۔ ترک اس نسخہ کو پہلی جنگ عظیم کے اوائل میں استنبول لے گئے اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر جنرل فخری پاشا تھے۔ جو آخری وقت تک شہر کی حفاظت کرتے رہے اور اس وجہ سے ڈیفنڈر آف مدینہ (مدینہ کے محافظ) کہلائے۔ جب حالات کنٹرول سے باہر ہو گئے تو بغرض حفاظت یہ اس نسخہ کو استنبول لے گئے۔ جب استنبول اتحادیوں کے قبضہ میں آگیا تو فخری پاشا اس نسخہ کو برلن لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ طلب پاشا یا دوسرے ترک افسروں نے یہ مصحف عثمانی قیصر ولیم ثانی کو بطور تحفہ پیش کر دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ نسخہ قرآن کا اور قیصر ثانی کو تحفتہ پیش کر دیا۔ جنگ عظیم اول کے خاتمہ پر صلح نامہ ٹریٹی آف ورسلز ورسائے (فرنچ میں یہی کہتے ہیں اس کو) مرتب ہوا۔ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اس کو ورسائے پڑھا جاتا ہے۔

یہ سمجھ لیں کہ ترکی کا قرآن کریم کا یہ نسخہ جرمنی کی حکومت نے جب صلح ہوئی اس وقت جرمنوں نے واپس سعودی عرب بھجوا دیا۔ ترکوں نے پیچھا نہیں چھوڑا انہوں نے سعودی عرب سے پتہ نہیں کس طرح نکال لیا اس کو۔ اور پھر اس وقت یہ مصحف ترکی میں محفوظ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ خلاصہ مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم خالد احمد صاحب (مربی) ماسکو کی فراہم کردہ معلومات پر مشتمل ہے۔ اس لئے غالباً درست معلومات ہیں اگر کوئی سہو ہوگی ہو تو یہ دونوں اس کے ذمہ دار ہیں۔

سوال:۔ مرنے کے بعد روح کتنی دیر جسم کے ساتھ رہتی ہے اور پھر عالم برزخ میں اس کا قیام کتنا ہوتا ہے کیونکہ جزا اور سزا کا فیصلہ قیامت کے دن ہونا ہے۔ کیا عالم برزخ میں نیک اور برے لوگوں کی روحیں اکٹھی ہوں گی یا ان سے علیحدہ علیحدہ سلوک کیا جائے گا؟

جواب:۔ آپ کے سوال میں کئی سوال آگئے ہیں۔ اتنا پتہ ہونا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ کے بیان کے مطابق تین سے چالیس دن تک روح کا تعلق بدن سے کچھ رہتا ہے اور انبیاء اور بزرگان جو خدا تعالیٰ کے مقدس ہیں ان کی روح تین دن کے اندر جسم کو چھوڑ جاتی ہے اور دنیا سے اس کا تعلق کٹ جاتا ہے۔ مختلف مراتب ہوتے ہیں۔ بیس دن تک روح کا کچھ نہ کچھ تعلق رہتا ہے اس کے بعد جسم خالی رہ جاتا ہے اگرچہ جسم میں جان نہیں ہوتی لیکن روح کا کچھ تعلق ضرور موجود رہتا ہے۔

روحانی ربوبیت

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔

کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک۔ بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے۔ اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے۔ اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔ (پیغام صلح ص 3-4)

قدرت کاملہ

"خدا تعالیٰ کی خدائی اس کی قدرت کاملہ سے وابستہ ہے اور قدرت اسی کا نام ہے کہ اس کے تصرفات اس کی مخلوق کو ہر آن غیر محدود ہوں۔" (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 27)

"کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ (۔) تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا؟ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 20)

بڑی قدرت کا کوئی بھی انتہاء پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا
(درثمین)

محترم لطیف احمد قریشی صاحب ایڈووکیٹ

پھوپھا جان محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب

پھوپھا جان محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب 17 جون 2000ء کو مالک حقیقی سے جاملے۔ میں میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو اس رشتے سے پھوپھا جان کہا کرتا کہ میری بیگم سیدہ شاہدہ بنت سید عبداللہ شاہ صاحب ان کو پھوپھا جان کہتیں اور اسی رشتے سے کہ میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی بیگم بی بی امتہ الرشید صاحبہ (بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) سید عبداللہ شاہ صاحب کو بھائی کہتیں۔ سید عبداللہ شاہ صاحب کا بچپن ان کی خالہ حضرت ام طاہر حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس گزرا اور اسی رشتے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قریباً تمام بیٹیاں سید عبداللہ شاہ صاحب کو بھائی کہتیں۔

میاں عبدالرحیم احمد صاحب 13 مارچ 1916ء کو پیدا ہوئے۔ والدین نے ان کا نام عبدالرب رکھا۔ ان کے والد پروفیسر علی احمد صاحب تیج نرائن ڈگری کالج بھاگلپور (بہارستان) میں فارسی کے پروفیسر تھے۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے بڑے بھائی حسن 1918ء میں کم عمری میں ہی قادیان میں انفلوئنزا کی وبا کے دوران وفات پاگئے تھے۔ ان کی نیک سیرت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خصوصی اجازت سے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب بھی بچپن سے نیک سیرت تھے اور سید علی بن عبدالقادر صاحب (جو عثمانیہ ہوسٹل علی گڑھ میں کچھ عرصہ میاں صاحب کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہے) کی روایت کے مطابق علی گڑھ یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران بھی تہجد گزار تھے۔ میاں صاحب نے 1934ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے ایف اے اور پھر اس کے بعد 1936ء میں بی اے کا امتحان پاس کرتے ہی اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ وہ ابھی ایم۔ اے انگلش کے طالبعلم تھے اور انڈین سول سروس کا تحریری امتحان پاس کر چکے تھے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انھیں خدمت دین کے لئے بلا لیا۔ اور سندھ میں تحریک جدید کی زمینوں کی نگرانی پر مامور کیا۔ 22 مارچ 1940ء کو حضور نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی بی بی امتہ الرشید صاحبہ سے پڑھا اور ان کا نام عبدالرحیم احمد رکھا۔

محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کا نام والدین نے عبدالرب رکھا تھا لیکن حضرت مصلح موعود نے آپ کے رشتہ کے سلسلہ میں استخارہ کے دوران ایک رویاء دیکھا جس کی بناء پر آپ کا نام عبدالرب سے تبدیل کر کے عبدالرحیم رکھا اور آپ کے والد پروفیسر علی احمد صاحب کے نام کے حوالے سے عبدالرحیم کے ساتھ احمد کا اضافہ فرما دیا۔ حضور نے رویاء میں دیکھا کہ ایک وسیع دعوت کا اہتمام ہے جس میں حضور اور حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی شریک ہیں۔ دعوت کے منتظم ایک نوجوان ہیں جن کے بارہ میں بتایا جاتا ہے کہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح اول اس نوجوان کی طرف اشارہ کر کے حضور سے تعریفی رنگ میں کہتے ہیں کہ دیکھو میاں کیسا نوجوان ہے۔ حضور نے اس رویاء کا تفصیلی ذکر محترم میاں صاحب کے خطبہ نکاح میں کیا ہے۔

(الفضل 14 فروری 1941ء)

میاں عبدالرحیم احمد صاحب سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص کارکن تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے طلب کرنے پر اپنی تعلیم اور انڈین سول سروس کے امتحان میں جزوی کامیابی چھوڑ کر قادیان حاضر ہو گئے اور حضور کے ارشاد پر سندھ میں تحریک جدید کی زمینوں کے انتظام کے لئے سندھ میں قیام پذیر ہوئے اور دس سال تک یہ فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔ اس دوران انہوں نے حضور کی خواہش پر حضور کی ذاتی زمینوں کی نگرانی بھی کی۔

آپ 1950ء میں تحریک جدید کے وکیل التعلیم مقرر ہوئے اور 1961ء تک یہ فریضہ ادا کیا۔ 1961ء سے 1969ء تک وکیل الزراعت اور 1969ء سے دسمبر 1985ء تک وکیل الدیوان رہے۔ اس دوران دو دفعہ قائم مقام وکیل اعلیٰ بھی رہے۔ 1985ء میں عارضہ قلب میں مبتلا ہونے اور بائی پاس اپریشن ہونے کے بعد اگرچہ اپنے فرائض منصبی سے فراغت حاصل کر لی لیکن سلسلہ احمدیہ کی اسی طرح خاموشی سے خدمت کرتے رہے۔

میاں عبدالرحیم احمد صاحب انتہائی خلیق۔ حاجت مندوں کے کام آنے والے اور بہت مہمان نواز تھے۔ ان کے گھر ہر کھانے پر کوئی نہ کوئی مہمان موجود ہوتا اور جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے دوران تو ان کا گھر ایک بڑے مہمان خانے میں تبدیل ہو جاتا۔ اکثر وہ خود اپنے اہل خانہ کے ساتھ صحن میں خیمہ لگا کر اس میں منتقل ہو جاتے اور سارا گھر مہمانوں کے سپرد کر دیتے۔ میں نے انہیں عارضہ قلب اور بائی پاس اپریشن کے بعد بھی مہمانوں کی یوں خود دیکھ بھال کرتے دیکھا کہ گھر میں نوکر ہونے کے باوجود مہمانوں کی ضرورت کی چیزوں بستر۔ تولیہ۔ صابن وغیرہ کی موجودگی کا خود انتظام کر رہے ہوتے۔ ناشتے اور کھانے کی میز پر مہمانوں کو خود کھانا پیش کر رہے ہوتے۔

1984ء میں میری بیگم کی چھوٹی بہن سیدہ رضوانہ کی شادی میاں صاحب کے اکلوتے بیٹے ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد سے ہوئی۔ 1986ء میں سید عبداللہ شاہ صاحب اپنے بیٹے سید حمید احمد صاحب کے پاس شیخوپورہ منتقل ہو گئے۔ اس کے بعد ہم لوگ جب بھی ربوہ جاتے پھوپھا جان اور پھوپھی جان کا اصرار ہوتا کہ ہم لوگ ان کے پاس قیام کریں۔ اکثر ہمیں اپنے افراد خانہ کو اس طرح تقسیم کرنا پڑتا کہ بچے پھوپھا جان کے ہاں قیام کرتے اور میں اور میری بیگم میری والدہ کے ہاں قیام کرتے (میری والدہ محترمہ ربوہ میں قیام پذیر ہیں) 1995ء کے بعد پھوپھا جان محترم کی صحت زیادہ کمزور ہو گئی اور ہم نے دیکھا کہ پھوپھی جان محترمہ رات رات بھر جاگ کر ان کا خیال رکھتیں۔ جہاں ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد نے طبی نگہداشت میں مثال قائم کی ان کی بیگم سیدہ رضوانہ نے ان کے کھانے پینے کا اس حد تک خیال رکھا کہ پھوپھا جان محترم دوا بھی ان کے ہاتھ سے لینا پسند کرتے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت پھوپھا جان محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو اعلیٰ عِلّیین میں جگہ دے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

خطوط آراء تجاویز

محترم سعید فطرت صاحب ربوہ

سے لکھتے ہیں۔ 13 نومبر 2000ء کی اشاعت میں محترم یوسف سہیل شوق صاحب نے جو مضمون رقم فرمایا ہے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد صبر و استقلال کی ایک نئی قوت پیدا ہوئی ہے۔ اگر آپ ان انمول موتیوں اور قیمتی ہیروں کی تصاویر بھی شائع کر دیتے تو ہم جیسے ان پاک روحوں کے دیدار سے محروم نہ رہتے۔ رنگین تصاویر نہ سہی بلیک اینڈ وائٹ ہی سہی۔ تخت ہزارہ میں راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے افراد نے قربانیوں کی نئی داستان رقم کر کے اس علاقے کی تاریخ بدل کے رکھ دی ہے۔ وہ تخت ہزارہ جسے آج تک رومانوی داستانوں میں سنتے تھے آج عشق حقیقی کے لئے اسی تخت ہزارہ نے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ سلام ہو گھٹیالیاں اور تخت ہزارہ کے ان افراد پر جنہوں نے اپنا خون بہانا تو گوارہ کر لیا مگر جھکنا پسند نہ کیا۔

محترم عطاء الغنی ثاقب صاحب

لاہور سے لکھتے ہیں۔ روزنامہ الفضل کے لئے ایک تجویز دے رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ غور فرمائیں گے۔ اخبار کے پہلے صفحے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اردو میں شائع کیا جاتا ہے جس سے نہ صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ایمان بھی تازہ ہوتا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ احادیث کو عربی اور اردو دونوں میں شائع کیا جائے کیونکہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں عربی زیادہ جلد یاد ہو جاتی ہے نیز انہیں عربی پڑھنے اور سننے میں مزا آتا ہے۔

محترم بشارت احمد طاہر صاحب کھاریاں

سے لکھتے ہیں۔ جب بھی الفضل ملتا ہے تو دل سے آپ سب کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات، صحت کے بارے میں اطلاعات اور پھر جس طرح آپ نے سیالکوٹ اور تخت ہزارہ کے سانحہ پر اپنے پڑھنے والوں کو صحیح اور بروقت اطلاع پہنچائی بہت خوب ہے۔ میرے غیر از جماعت دوست بھی الفضل سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔

محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب

کراچی سے لکھتے ہیں۔ الفضل میرے خیال میں اخبار کم اور رسالہ زیادہ ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ موقع پر بھرپور علمی و تحقیقی مواد ہم جیسے کمزوروں کے لئے نعمت سے کم نہیں دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔ الفضل کی سب سے پیاری بات مجھے یہی لگتی ہے کہ اس میں خلیفۃ وقت کی مکمل پیروی کی جاتی ہے۔ الفضل کا بڑی شدت سے انتظار کیا جاتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

مظہر احمد صاحب چیمہ

زراعت کی ترقی اور مسلمان زرعی سائنسدان

مسلمان سائنسدانوں اور ماہرین نے ہر شعبہ زندگی میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں۔ سائنس کا میدان ہو، علم کا میدان ہو، طب کا میدان ہو یا زراعت کا میدان ہو ہر میدان میں ایک وافر حصہ ہمیں مسلمان ماہرین کا ملتا ہے۔ آج زراعت کا شعبہ جس مقام پر کھڑا ہے وہ بلاشبہ مسلمان کاشتکاروں کی اختراعات و ایجادات کا مرہون منت ہے۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں نے زراعت کو ترقی دینے کے لئے اس میں خصوصی دلچسپی لی۔ اگرچہ اس بارے میں بہت کم لکھا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمان عرب کاشتکار ایجاد و اختراع کا بڑا ملکہ رکھتے تھے۔ اور یہ بات ہرگز مبالغہ آرائی نہ ہو گی کہ موجودہ زمانے میں بیشتر سبزیاں، پھل دار درخت، صنعتی و تجارتی فصلیں اور پھلی دار پودے عہد گزشتہ کے مسلمان کاشتکاروں کی اختراعات کا نتیجہ ہیں جن کے لئے وہ نئے نئے تجربات کرتے رہتے تھے اور یہ بات باعث حیرت ہونے کے باوجود حقیقت ہے کہ انگریزی الفاظ کاٹن، شوگر، سیفران اور ٹیمرنڈ کی عربی قطن، سکر، زعفران، اور تمرہندی ہیں۔ یعنی ان سب الفاظ کی اصل عربی ہے۔

مسلمانوں نے جب بحیرہ روم کے ساحلوں سے لے کر وسط ایشیا تک کے وسیع علاقوں کو فتح کیا تو وہاں کی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنا ان کے لئے ایک چیلنج تھا لیکن یہ وہ لوگ تھے جو صحرا میں رہتے ہوئے بڑے کم رقبہ کے مالک تھے اور کٹھن حالات سے مقابلہ کرنے کا جذبہ اپنے اندر رکھتے تھے۔ اب وسیع اور زرخیز زمینوں نے انہیں اپنی صلاحیتوں اور ذہانت کو آزمانے کا موقعہ فراہم کر دیا تھا لہٰذا انہوں نے بڑی محنت اور کوشش سے زراعت یا فلاحت کو کامیابیوں کی نئی منزلوں سے روشناس کروایا۔

اسپین یعنی اندلس میں شمالی پہاڑی علاقوں کے سوا بیشتر زمین کے لئے پانی درکار تھا اگرچہ قیسقوطی اور رومی حاکموں نے بعض علاقوں میں آبپاشی کو رواج دیا تھا۔ لیکن مسلمانوں نے وسیع پیمانے پر جدید زرعی طریقوں سے کام لے کر اسپین کو پودوں، پھولوں اور پھلوں کی سرزمین بنا دیا۔

اسپین میں آبپاشی پر مبنی زراعت کی کامیابی زیادہ تر مسلمانوں کے ان تجربات کی مرہون منت ہے جو انہوں نے آبی ذخائر کی تعمیر کے لئے کئے۔ شدید آب و ہوا والے علاقوں میں پانی کی کمیابی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انہوں نے آبپاشی کے نئے طریقے وضع کیے اسی طرح فصلوں کے لئے اچھی زمینوں کا انتخاب کیا۔ مثلاً زیادہ پانی والی فصلیں چاول، لیموں، نارنجی، خوبانی اور گنا وغیرہ ایسی زرخیز زمینوں میں بوئے گئے جہاں دریاؤں اور نہروں کے ذریعہ پانی دستیاب تھا۔ دوسری طرف گندم، جو، انجیر، زیتون وغیرہ کے لئے پہاڑی اور غیر ہموار زمینیں استعمال کیں۔ افریقہ، ہندوستان اور جنوب مشرقی ایشیا سے تجارتی اور معاشی روابط بھی اسپین کے لئے زرعی پیداوار میں ترقی کا باعث بنے۔ ان روابط سے تربوز، سورگم، کیلا، اور پالک جیسی مختلف قسم کی فصلیں اگائی جانے لگیں۔

ابوبکر العزومی کا تعلق طلیطلہ سے تھا وہ قرطبہ کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"یہ بافراط باغات کا خطہ ہے۔ اس کے مناظر سحر انگیز ہیں۔ رنگ برنگے پھولوں سے ڈھکی یہ سرزمین گلابی عنبر کے خوشنما ٹکڑے سے مشابہت رکھتی ہے"۔

مشہور مسلمان جغرافیہ دان ابن حوقل دسویں صدی عیسوی میں اسپین کی سیاحت کے لئے نکلا اس نے بھی یہاں کی سونا اگلنے والی زمین کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

دسویں صدی عیسوی تک عالم اسلام میں آبپاشی کے لئے کئی ڈیم تعمیر کئے جا چکے تھے۔ ان میں عضد الدولہ سب سے مشہور ڈیم تھا جو دریائے کور پر تعمیر ہوا۔ جھیل کا پانی ایک عظیم الشان ڈیم کی شکل میں روکا گیا جس کی بنیادیں سیسے کی تہہ پر اٹھائی گئیں۔ اس ڈیم کے دونوں طرف پانی کی طاقت سے چلنے والے دس چرخ نصب تھے جن سے ایک ایک پن چکی منسلک تھی اس ڈیم سے پائپوں کی مدد سے آٹھ سو دیہاتوں کی آبپاشی کی ضروریات پوری کی جاتی تھیں۔ جنوبی عرب میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے پتھروں کی مدد سے تالاب تعمیر کئے گئے تھے۔

طب اسلامی کی تاریخ طبی نباتات یا جڑی بوٹیوں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتی ہے۔ اس شعبے میں ابن البیطار اور رشید الدین الصوری جیسے علماء نے بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ احمد ابن ابوبکر کی کتاب "الفلاحہ النباتیہ" زراعت اور نباتات کے موضوع پر سب سے پرانی عربی تصنیف خیال کی جاتی ہے یہ کتاب 904ء میں لکھی گئی۔ اسلامی زراعت کی تاریخ میں اسے بنیادی دستاویز کی اہمیت حاصل ہے۔ زراعت کے موضوع پر "الفلاحہ الرومیہ" قسطن سے منسوب کی جاتی ہے۔ زراعت کی تاریخ کا یہ دوسرا اہم ماخذ ہے۔ اندلسی خلیفہ الحکم ثانی کے سیکرٹری ابوالحسن ابن سعید القرطبی نے "الکتاب اوقات السنہ" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی جس میں زرعی علوم کے علاوہ معلوم فلکیاتی اور موسمیاتی حقائق بھی درج ہیں۔ اسپین کے ایک معروف سرجن ابوالقاسم الزہراوی نے "کتاب الفلاحہ" کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا ان کے ایک شاگرد ابن وافد نے اسی عنوان کے تحت کام کیا اور شہرت پائی۔ ابن وافد نے طبی موضوعات پر بھی کام کیا ان کے زراعت کے متعلق رسالے کے ایک ہسپانوی زبان قلونی میں تراجم کیے گئے۔ دوسرے مسلمان حکماء کی طرح ابن وافد کی تصانیف بھی قرون وسطیٰ میں یورپ کے لئے مشعل راہ بنیں۔

ابن وافد کے ہمعصروں میں ابوعبداللہ محمد ابن ابراہیم، خلیفہ المامون کے دربار میں ماہر نباتات کی حیثیت سے ملازم تھے ان کی تصنیف المامون کے نام سے منسوب ہے انہوں نے "دیوان الفلاحہ" نامی کتاب مرتب کی جو ان کے ذاتی مشاہدات پر مبنی ہے۔ یہ مشاہدات امریکہ، مصر اور افریقہ سے متعلق ہیں۔ 1955ء میں "دیوان الفلاحہ" کا ہسپانوی ترجمہ تیتوان (الجزائر) سے شائع ہوا۔ یہ کتاب سولہ ابواب میں منقسم ہے جن میں زمین کی خصوصیات اور آبپاشی کے فنی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔

ابوعبداللہ محمد ابن مالک کو علم الاشجار کا ماہر مانا جاتا ہے اور وہ ان ماہرین نباتات و زراعت میں سے ہیں جنکی تصانیف زمانے کی دست برد سے محفوظ رہیں۔ ان کی مشہور تصنیف "باغ کے پھول اور ذہنوں کی فرحت" سے متعلق ہے۔ یہ کتاب بارہ جلدوں اور 360 ابواب پر مشتمل ہے۔ اشبیلیہ کے ابومحمد ابن حجاج کو صرف و نحو اور شجرکاری دونوں کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ ابوالخیر الاشبیلی کی تصنیف "الفلاحہ" 1939ء میں مراکش سے شائع ہوئی۔ اس کے مقابلے میں ابوزکریا یحییٰ ابن محمد ابن العوام نے اسی نام سے جو کتاب لکھی اس نے زیادہ شہرت حاصل کی۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی فرانسیسی سے کیا گیا ہے۔ مسلمان زرعی سائنس دانوں کی یہ تصانیف ایسی ہیں جو یورپ کے لوگوں کے لئے بھی مشعل راہ بنیں۔ ماضی کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یورپی لوگ جانوروں کے شکار اور جنگلی پھلوں پر گزارا کرتے تھے اور مہذب غذائی عادات اپنانے میں وہ مسلمان زرعی سائنس دانوں کے ممنون احسان ہیں۔

(بحوالہ کشت نو (سلور جوبلی نمبر) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)

بقیہ صفحہ 5

محترم انعام الرحمن صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔ خاکسار قارئین الفضل کی خدمت میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہے کہ وہ اپنے گھروں کے گیٹ پر چھوٹا سا لیٹر بکس خواہ وہ لکڑی کا ہو یا لوہے کا بنوالیں اور ڈاکئے کو کہہ دیں کہ خطوط اور اخبار الفضل وغیرہ اس کے اندر ڈال کر جایا کرے اس طرح اخبار الفضل کی حفاظت اور احترام کا خیال رکھا جا سکتا ہے۔ اس لیٹر بکس پر تالہ لگایا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا اور روزانہ شام کو یہ کھول کر ڈاک نکال لی جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد حیدر آباد سے لکھتی ہیں۔

15 نومبر کا اخبار میرے سامنے ہے۔ "میری والدہ۔ فتح بی بی" پر نظر پڑی۔ تو دل نے مجبور کیا کہ اس بارے میں کچھ عرض کروں۔ جب یہ مضمون پڑھا تو حقیقتاً دل میں اترتا گیا۔ محترم عبدالسمیع نون صاحب نے یہ مضمون اتنا اچھا لکھا ہے کہ کاش ہر ماں کا ہر بیٹا ایسا ہی احترام اور عزت کرے۔ اور زندہ مائیں رشک کریں۔ اخبار الفضل میں اعلیٰ مضامین شائع ہونے سے بہت اچھی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ گزرے بزرگوں کی یادیں تازہ ہو گئی ہیں۔ اکثر ایسی تحریریں پڑھنے کو ملتی ہے جو کہ ایمانی اور روحانی غذا بن کر دل میں کروٹیں لیتی ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ میرے گھر میں الفضل نہیں آتا مگر ادھر ادھر سے لے کے باقاعدہ مطالعہ کرتی ہوں' چاہے دیر سے ہی ملے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10-1-2001ء کو مکرم راجہ عطاء المنان حیدر صاحب واقف زندگی و محترمہ ثمر شیریں صاحبہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام ثمرین عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ وقف نو میں شامل ہے اور محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ و محترمہ حلیمہ نصیر صاحبہ کی پہلی پوتی اور محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ضلع چکوال کی پہلی نواسی ہے۔

احباب سے بچی کے خادمہ دین بننے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28۔ دسمبر 2000ء بروز عید الفطر بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام "بجیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت دار الصدر غربی ربوہ کا پوتا اور پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ وحدت کالونی و قائمقام سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم طارق محمود صابر صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے 9 جنوری 2001ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا نام "شاذب محمود" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری صابر علی مرحوم آف گھٹیالیاں کا پوتا ہے اور چوہدری محمد خان صاحب مرحوم کا پڑنواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں بچے کے نیک اور خادم سلسلہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

PAF میں بطور فائٹر پائلٹ شمولیت کیجئے

○ پاکستان ایئر فورس میں بطور فائٹر پائلٹ شمولیت کے لئے 113 GD(P) کورس مارچ 2001ء میں شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار 15۔ جنوری سے 24 جنوری تک اپنے قریبی PAF انفارمیشن اینڈ سلیکشن سنٹرز میں رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 16۔ جنوری 2001ء۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مقصود احمد صاحب سرا ساکن کینیڈا کو مورخہ 20-12-2000 بروز بدھ بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام "ثمرین مقصود" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم فتح محمد صاحب سرا کی پوتی اور مکرم عبداللطیف صاحب علوی کی نواسی ہے۔

احباب سے بچی کے نیک، خادمہ دین اور درازی عمر ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم رشید احمد پرویز صاحب شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ لکھتے ہیں خاکسار کی بیٹی عزیزہ امتہ القیوم اہلیہ عزیزم مکرم رضوان احمد صاحب مورخہ 10۔ جنوری 2001ء اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے راولپنڈی میں بعمر 31 سال وفات پاگئیں مرحومہ مکرم چوہدری لئیق احمد عابد صاحب واقف زندگی کی بھانجی اور مکرم مولوی بدر الدین صاحب (سابق انسپکٹر تحریک جدید) مرحوم کی نواسی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا بعمر 6 سال ایک بیٹی بعمر 4 سال اور ایک نومولود بیٹی بعمر 24 دن یادگار چھوڑے ہیں۔ تینوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کے بچوں کا خود کفیل ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

ایس سی فزکس میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل دیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 19 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 3 زیادہ سے زیادہ 11 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 20 جنوری - غروب آفتاب: 5.34

☆ اتوار 21 جنوری - طلوع فجر: 5-40

☆ اتوار 21 جنوری - طلوع آفتاب: 7 05

اگنی تجربے پر خطے میں تشویش ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ 2500 کلومیٹر مار والے بھارتی ایٹمی میزائل اگنی دوئم کے تجربے پر خطے میں تشویش ہے۔ یہ ہماری سلامتی کے لئے خطرہ ہے تاہم میزائل تجربے سے امن کا عمل متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ پاکستان نے کشمیر پر تصفیہ کے لئے لچکدار رویے کا مظاہرہ کیا ہے۔

گیند پاکستان کی کورٹ میں ہے

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ گیند پاکستان کی کورٹ میں ہے مذاکرات کے لئے ماحول بنانا ہے تو مجاہدین کے حملے رکوائیں۔ مجاہدین کے پرتشدد حملوں کے پیش نظر پاکستان کے ساتھ کوئی بامعنی مذاکرات نہیں ہو سکتے۔

آزاد کشمیر اسمبلی کا مطالبہ

آزاد کشمیر اسمبلی نے متفقہ قرارداد کے ذریعے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ حریت قائدین کو دورہ پاکستان کے لئے سفری دستاویزات کی فراہمی کے لئے بھارت کو مجبور کرے دونوں طرف کی کشمیری قیادت کے مل بیٹھنے سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر حل کرنے میں مدد ملے گی۔

مجھے ایجنسیاں قتل کرا سکتی ہیں بے نظیر

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن وسابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بہت کچھ جانتی ہوں۔ ایجنسیاں مجھے قتل کرا سکتی ہیں۔ مرتضیٰ کو بھی ایجنسیوں نے قتل کروایا۔ میرے خلاف لغاری کو مشتعل کرنے کے لئے خانگی معاملات کی وڈیو ٹیپس بنائی گئیں۔ جن سے میرے شوہر اور ہماری حکومت کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ پیپلز پارٹی انتخابات جیت کر پرویز مشرف کے روشن خیال ایجنڈے کی توثیق کر سکتی ہے۔ مگر سیکورٹی کونسل جیسے غیر جمہوری اقدامات کو تحفظ نہیں دیا جا سکتا نہ ہی ڈیل پر یقین رکھتی ہوں۔

نجی عقوبت خانوں کی لعنت

ہائی کورٹ کے چیف جسٹس خواجہ محمد شریف نے آئی جی پنجاب کو صوبہ بھر میں خودساختہ پولیس چوکیوں کی آڑ میں قائم پولیس کے نجی عقوبت خانے فوری طور پر ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔

میاں اظہر مسلم لیگ کے امیدوار صدر نامزد

نواز شریف مخالف رہنماؤں نے سابق وفاقی وزیر بیگم عابدہ حسین کی رہائش گاہ پر اہم اجلاس میں سابق گورنر میاں اظہر کو "امیدوار برائے صدر پاکستان مسلم لیگ" اور معطل پنجاب اسمبلی کے سپیکر چوہدری پرویز الٰہی کو "امیدوار برائے صدر مسلم لیگ پنجاب" بنانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

پاکستان میں "حیدر" کے تجربے کی تیاریاں

پاکستان نے نئے تیار کئے جانے والے حیدر ون بلاسٹک میزائل کے تجربے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ مارچ کے اوائل میں اس کا تجربہ کیا جائے گا۔

بدعنوانوں کو معاف نہیں کریں گے

میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ کسی سیاسی جماعت سے کوئی ڈیل نہیں ہو رہی۔ جماعتوں کو توڑنا نہیں چاہتے۔ مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں۔ اصلاحات تین سال میں مکمل نہیں ہو سکتیں۔ نئے نظام سے سیاست دانوں کی فرعونیت ختم ہو گی۔ بدعنوانوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

پاکستان اور بھارت دونوں سے نجات

جمعیت علماء اسلام (قادری) کے سربراہ ڈاکٹر اجمل قادری نے کہا ہے کہ کشمیریوں کو پاکستان اور بھارت دونوں سے نجات اور حقیقی خودمختاری ملنی چاہئے۔ اگر ہم بھارت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ کشمیریوں پر اپنی مرضی نہ ٹھونسے تو ہمیں بھی ایسا کرنا چاہئے۔ مسئلہ کشمیر 21 ویں صدی کے تقاضوں کے مطابق حل ہونا چاہئے۔

پاکستان جانا چاہتا ہوں

جلاوطن معزول وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے اپنی وطن واپسی کے لئے سنجیدگی سے غور شروع کر دیا ہے۔ اور اس سلسلے میں سعودی حکام سے رابطہ کر کے کہا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستانی حکومت کے درمیان معاہدہ مجھ پر لاگو نہیں ہوتا۔ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی قبول نہیں۔

شادی ہالوں پر چھاپے

کراچی کے چار شادی ہالوں پر پولیس نے چھاپے مار کر ان کے منیجر گرفتار کر لئے مہمان کھانا چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ شادیوں کی دعوت میں پولیس کی اچانک کارروائی سے بھگدڑ مچ گئی۔ دیگر ہالوں میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔

باقی صفحہ 8 پر

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ ۔ فون 211434-212434

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کے لئے پاکستان کو نہیں چھوڑ سکتے

امریکہ کے نامزد وزیر خارجہ جنرل کولن پاول نے کہا ہے کہ امریکہ کو بھارت اور جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے ساتھ زیادہ دانشمندی سے نمٹنا ہوگا۔ انہوں نے کہا بھارت کے لئے پاکستان جیسے دوست کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ایران سے دوستی کریں گے اور عراق ناکام ملک اور صدام ناکام لیڈر رہیں۔

افغانستان پر پابندیاں شروع امریکی سفارتخانہ نے افغانستان کی طالبان حکومت پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کے بارے میں حقائق نامہ جاری کیا ہے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے افغانستان پر پابندیوں کے بارے میں کی گئی قرارداد نافذ العمل ہوگئی ہے۔

افغانستان دہشت گرد ہے۔ امریکہ نے افغانستان کے بارے میں اپنے الزام کو دہراتے ہوئے کہا ہے کہ افغانی سرزمین دہشت گردی کا مرکز ہے یہ بات امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہی ہے۔

مشرق وسطیٰ امن مذاکرات مشرق وسطیٰ کے قیام امن کے لئے ایک اور کوشش ناکام ہوگئی ہے۔ مصری دارالحکومت میں ہونے والی گفتگو میں صدر حسنی مبارک، فلسطینی رہنما یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر خارجہ شلوموبن عمی نے شرکت کی۔ مقصد امن سمجھوتے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا تھا بیت المقدس کی حیثیت اور فلسطینی مہاجرین کی واپسی پر اختلافات دور نہ ہوئے۔

مذہبی آزادی کا قانون۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے مذہبی آزادی کے حوالے سے قانون کو امریکی خارجہ پالیسی میں اہم رکن کے طور پر شامل کرلیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق مذہبی آزادی کو فروغ دینے کے لئے اس کو خارجہ پالیسی کا حصہ بنایا گیا ہے۔

باغیوں کا گاؤں پر حملہ۔ کولمبیا میں 50 مسلح افراد نے ایک ساحلی گاؤں پر حملہ کر کے 25۔ افراد کو گولیوں سے اڑا دیا۔ جبکہ درجنوں گھر نذر آتش کر دیئے۔ پولیس نے بتایا کہ ان حملہ آوروں کا تعلق بائیں بازو کے پیراملٹری باغیوں سے تھا۔

کویت ہمارا حصہ ہے۔ کویت نے اپنے علاقہ پر عراق کے دوبارہ دعوے پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور عرب لیگ سے احتجاج کیا ہے۔ اس دعویٰ میں صدام حسین کے بڑے بیٹے نے کہا ہے کہ کویت عظیم تر عراق کا حصہ ہے۔

کیلیفورنیا میں بجلی کا بحران۔ امریکی ریاست کیلیفورنیا میں بجلی کا بحران حد سے بدتر ہوگیا ہے اور گورنر گرے ڈیوس نے ریاست میں ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان کردیا ہے۔

تیل کی پیداوار میں کمی۔ کلنٹن انتظامیہ نے اوپیک کی طرف سے تیل کی یومیہ پیداوار میں 15۔ لاکھ بیرل کمی کے فیصلے کو بڑی غلطی قرار دیا ہے۔

بش انتظامیہ کے نام۔ امریکہ کے نومنتخب صدر جارج ڈبلیو بش نے اپنی مجوزہ کابینہ کے نام سینٹ کو بھیج دیئے ہیں۔ نامزد کئے جانے والے افراد میں خلیج جنگ کے جرنیل کولن پاول کو وزیر خارجہ، پاول انیل کو وزیر خزانہ اور جان ایس کو ملک کا اٹارنی جنرل کا قلمدان سونپا گیا ہے امریکی سینٹ مجوزہ کابینہ کے ناموں کے بارے میں مکمل طور پر جانچ پڑتال کے بعد ان کی منظوری دے گی جس کے بعد بش کابینہ کا باضابطہ اعلان کریں گے۔

وینزویلا کے خلاف سازش۔ وینزویلا کے صدر ہگو چاویز نے کہا ہے کہ وینزویلا کے خلاف عالمی سازش ہورہی ہے انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ان کی جان کو بھی خطرہ ہوسکتا ہے جو دنیا کے لئے بہت خطرناک ہے انہوں نے یہ بات کراکس میں سفیروں سے نئے سال کے خطاب کے دوران کہی۔

مصر میں میزائل بردار بحری جہاز خریدے گا

مصر نے اپنے بحری بیڑے کو مضبوط بنانے کے لئے امریکہ سے چار میزائل بردار جنگی بحری جہاز خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔

زیادہ آبادی والے شہر واشنگٹن کے آبادی کے ادارہ کی جانب سے مرتب کردہ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کا شہر بمبئی 2020ء تک دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے شہر کی حیثیت سے ٹوکیو کی جگہ لینے کی تیاری کر رہا ہے۔ ادارہ نے کل دنیا کی آبادی کے رجحان سے اس سالانہ جائزہ میں کہا گیا ہے کہ بمبئی جو اس وقت تقریباً 18 ملین افراد پر مشتمل ہے۔ آئندہ سالوں میں اس کی آبادی تقریباً 28.5 ملین ہو جائے گی اور توقع ہے کہ ٹوکیو 2020ء میں 27.2 ملین آبادی کے ساتھ دوسرے مقام پر پہنچ جائے گا 2020ء میں انڈیا کے تین شہر دنیا کے سرفہرست سب سے زیادہ آبادی والے دس بڑے شہروں میں شامل ہو جائیں گے۔ بمبئی کے علاوہ کلکتہ اور دہلی نویں اور دسویں مقام پر پہنچ جائیں گے۔ نیویارک اور لاس اینجلس سرفہرست دس شہروں کی لسٹ سے خارج ہو جائیں گے۔

بقیہ ملکی خبریں از صفحہ 7

فوجی آپریشن حماقت تھی تحریک استقلال کے سربراہ ائر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں فوجی اپریشن حماقت تھی۔ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔ جنرل ضیاء الحق نے مارشل لاء لگا کر سارے معاملے کو دبا دیا۔

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

خان ڈیری انڈسٹریز
1/38 دارالفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں
سعید اللہ خان 213207

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ڈی فریزرز۔ ائرکنڈیشنز واشنگ مشین۔ ٹیلی ویژن
فون 7223228-7357309
1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph: 021- 7724606 7724607, 7724609
47- Tibet Centre M.A. Jinnah Road, KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021- 7724606 7724607 7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

CPL No. 61